زِندگی کا کلام

حوالہ: پیدائش 1:11 تا 9 آیت

’’اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ اور ایسا ہوا کہ مشرق کی طرف سفر کرتے کرتے اُن کو مُلک سِنعار میں ایک میدان مِلا اور وہ وہاں بس گئے۔ اور اُنہوں نے آپس میں کہا آؤ ہم اینٹیں بنائیں اور اُن کو آگ میں خوب پکائیں۔ سو اُنہوں نے پتھر کی جگہ اِینٹ سے اور چُونے کی جگہ گارے سے کام لیا۔ پھر وہ کہنے لگے کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر اور ایک بُرج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے بنائیں اور یہاں اپنا نام کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم تمام رویِ زمین پر پراگندہ ہو جائیں۔ اور خُداوند اِس شہر اور بُرج کو جِسے بنی آدم بنانے لگے دیکھنے کو اُترا۔ اور خُداوند نے کہا دیکھو یہ لوگ سب ایک ہیں اور اِن سبھوں کی ایک ہی زبان ہے۔ وہ جو یہ کرنے لگے ہیں تو اَب کچھ بھی جس کا وہ اِرادہ کریں اُن سے باقی نہ چھُوٹے گا۔ سو آؤ ہم وہاں جا کر اُن کی زبان میں اِختلاف ڈالیں تا کہ وہ ایک دوسرے کی بات سمجھ نہ سکیں۔ پس خُداوند نے اُن کو وہاں سے تمام رویِ زمین میں پراگندہ کیا سو وہ اُس شہر کے بنانے سے باز آئے۔ اِس لئے اُس کا نام بابل ہوا کیونکہ خُداوند نے وہاں ساری زمین کی زبان میں اِختلاف ڈالا اور وہاں سے خُداوند نے اُن کو تمام رویِ زمین پر پراگندہ کیا۔‘‘

ہم دیکھتے ہیں کہ اِنسان نے اپنی عقل میں یہ سوچ لیا کہ وہ اِس شہر کو اپنی شان کے لئے بنائے اور اُس کا ایک بُرج ہو جس کی پہنچ خُدا تک ہو۔ اور خُدا نیچے آیا تا کہ دیکھے کہ کیا ہو رہا تھا۔ اور اُس نے کہا آؤ ہم دُنیا کی قوموں کو پراگندہ کریں۔

لفظ ’’ہم‘‘ کا اشارہ باپ، بیٹے اور رُوح القدس کی طرف ہے کیونکہ اُس نے کہا کہ اَب وہ ایک زبان بولتے ہیں اور وہ دیکھ سکتے ہیں کہ اُن کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ لیکن خُدا کا منصوبہ ایسا نہیں تھا اِس لئے اُنہوں نے شہر کو بنانے کی تیاریاں شروع کر دیں مگر یہ وہ شہر تھا جسے اِنسان نہیں بلکہ خُدا نے بنایا تھا۔ لیکن جب ہم اُن کو اُن دِنوں کی عقل اور سمجھ دیکھتے ہیں تو ہم معلوم کرتے ہیں کہ وہ ایسی سمجھ رکھتے تھے کہ خُدا رُوحانی طور پر کیا بنانا چاہتا ہے کیونکہ اُنہوں نے پہلے زمین کی مٹّی کو اِینٹیں بنانے کے لئے لیا۔

مرد اور عورت دونوں کو زمین کی مِٹّی سے بنایا گیا تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ خُدا زِندہ رُوحوں کو کس طرح اپنی ہیکل میں

اِستعمال کرتا ہے۔ جیسے جیسے اُنہوں نے اِینٹیں بنائیں، اُنہوں نے معلوم کیا کہ وہ اُن کو ایسے نہیں بنا سکتے جیسے اُنہیں بنانا چاہیے تھا۔ اِس لئے اُنہوں نے اُس میں پانی ڈالا تو وہ ایسی شکل میں ڈھل گئیں جیسا کہ وہ اُنہیں ڈھالنا چاہتے تھے۔ اِس سے ظاہر ہوا کہ خُدا پانی کو بھی اِستعمال کرنے کا اِرادہ رکھتا تھا یعنی بپتسمہ کا پانی۔ ایسا بپتسمہ جو ہمیں دُنیا سے علیحدہ کر دیتا ہے اور اب ہم کبھی بھی زمین کی مٹّی نہ رہے۔ ہمیں صاف کر دیا جاتا ہے اور ہم خُدا کی نظر میں قیمتی بن جاتے ہیں اور اِس طرح اُس کی مرضی کو پورا کرتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے معلوم کیا کہ جب پانی اِینٹوں میں سے سُوکھ گیا تو اِینٹیں علیحدہ ہو گئیں۔ اِس لئے اُنہوں نے اُن اِینٹوں کو لیا اور اُنہیں آگ میں ڈالا تا کہ وہ پختہ ہو جائیں۔ اِس طرح خُدا نے پہلے ہی دِکھا دیا کہ خُدا ہمیں رُوح القدس کے بپتسمہ کے ذریعے پُختہ کرتا ہے جو اپاسٹلز پر آگ کی شکل میں نازل ہوئی۔ اِس طرح رُوح کے مسح اور سیلنگ کی وجہ سے ہم پختہ ہو جاتے ہیں۔ اِس طرح رُوح القدس ہم میں سکونت کرتا ہے اور ہمیں اِکٹھا کر کے اِیمان میں باندھ دیتا ہے اور ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اور ہمیں اِس بات کا احساس دِلاتا ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو اپنے خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح کی شکل پر ڈھالنے کی ہمیشہ ضرورت ہے۔

پھر اُنہوں نے اِینٹوں کو اِکھٹا کر کے جوڑا لیکن اُنہیں معلوم ہوا کہ اُن کو جوڑ کر رکھنے کے لئے اُنہیں کسی اور چیز کی بھی ضرورت ہے۔ پھر اُنہوں نے گارا لگایا۔ گویا وہ پہلے سے ہی دیکھ رہے تھے کہ کلیسیاء کو متحد رکھنے کے لئے کیا کرنا چاہیے۔ یعنی عقاید اور اِیمان اور مُقدسوں کی شراکت پر اِیمان رکھنا جو خُدا اِس زمین پر قائم کرے گا۔ اور جس کو مسیح کے بدن اور خون میں اِکٹھا باندھ دیا جائے گا۔ ہم سب ایک ہو جاتے ہیں جب ہم اُس میں شراکت کرتے ہیں۔ اِس میں کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔ ہم سب خُدا کی نظر میں برابر ہوتے ہیں اور ہم مسیح کی محبت میں بندھ جاتے ہیں اور وہ ہمیں اِکٹھا باندھ دیتا ہے اور ہم کلیسیاء کو باندھ کر رکھتے ہیں۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا نے اِن چیزوں کو بنایا لیکن یہ رُوحانی شکل میں قائم ہے نہ کہ اِنسان کے اعمال سے کیونکہ اِس ہیکل میں جلال تو خُدا کو ہی ملنا چاہیے۔ کوئی اِنسان یہ حاصل نہیں کر سکتا اور خُدا کے کاموں کا اِنجام وہ ہوتا ہے جو یوحنا رسول نے مُکاشفہ کی کتاب میں شہرِ مُقدس میں دیکھا۔

مُکاشفہ 21:9 تا 11 آیت:

"پھر اُن سات فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے اور وہ پچھلی سات آفتوں سے بھرے ہوئے تھے ایک نے آ کر مجھ سے کہا اِدھر آ۔ مَیں تجھے دُلہن یعنی برّہ کی بیوی دِکھاؤں۔ اور وہ مجھے رُوح میں ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہرِ مُقدس یروشلم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دِکھایا۔ اُس میں خُدا کا جلال تھا اور اُس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنی اُس یشب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو۔"

جیسا کہ ہر عمارت کے ساتھ ہوتا ہے، جتنی اُونچی دِیواریں جائیں اُتنا ہی نیچے بُنیادوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خُدا کی عمارت میں یہ بُنیاد اِیمان کی بُنیاد ہے اور بائبل مُقدس ہمیں بتاتی ہے کہ اِیمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے اور سُننا خُدا کے کلام سے جو خُداوند یسُوع مسیح کی بُنیاد ہے۔

ہم صاف طور پر دیکھتے ہیں کہ خُدا اپنی کلیسیاء سے کیا چاہتا ہے یعنی رُوحانی عمارت کی تعمیر۔ پہلے زِندہ رُوحیں، پھر بپتسمہ، سیلنگ اور پاک شراکت کے ساکرامنٹ اوراُن کے ساتھ رُوح القدس کی منادی تاکہ ہمارا اِیمان مضبوط ہو۔ ہمیں اِس بات کی یقین دہانی کر لینی چاہیے کہ یہ اِنعام محفوظ رہیں اگر ہمیں اِس عمارت کو مکمل رکھنا ہے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.26 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: رومیوں 13:10 تا 15 آیت

’’کیونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گاؔ مگر جس پر وہ اِیمان نہیں لائے اُس سے کیونکر دُعا کریں؟ اور جس کا ذکر اُنھوں نے سُنا نہیں اُس پر اِیمان کیونکر لائیں؟ اور بغیر منادی کرنے والے کے کیونکر سُنیں؟ؔ اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں منادی کیونکر کریں؟ چنانچہ لکھا ہے کہ کیا ہی خُوش نُما ہیں اُن کے قدم جو اچھی چیزوں کی خوش خبری دیتے ہیں۔ؔ‘‘

ہمارے اِس حوالے میں چار اہم سوال پوچھے گئے ہیں:

پہلا: خُدا کو کس طرح بُلایا جا سکتا ہے؟

دوسرا: خُدا پر اِیمان کس طرح رکھا جا سکتا ہے؟

تیسرا: اُس کو کس طرح سُنا جا سکتا ہے؟

چوتھا: خُدا کی منادی کس طرح کی جا سکتی ہے؟

استثنا 5:12 آیت:

’’بلکہ جس جگہ کو خُداوند تمہارا خُدا تمہارے سب قبیلوں میں سے چُن لے تاکہ

وہاں اپنا نام قائم کرے تم اُس کے اُسی مسکن کے طالب ہو کر وہاں جایا کرنا۔''

متی 21:7 آیت:

''(یسُوع نے کہا!) جو مجھ سے اَے خُداوند اَے خُداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔

باپ کی مرضی کیا ہے؟ آسمان سے یہ آواز آئی (اور یہ ہمیشہ کے لئے ہے) ''یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے مَیں خوش ہوں! اِس کی سُنو۔'' اُسی کو ہم پُکاریں گے۔ اُس پر اِیمان رکھیں گے اور اُسی کی تابعداری کریں گے اور اُسی کے کلام کو سُنیں گے جو اُس کے خادموں کے وسیلے ہم تک پہنچتا ہے۔

خُدا کے بیٹے نے زمین پر اپنے فضل کا تخت قائم کیا ہے اور اُس نے اپنے اپاسٹلز کو بھیجا ہے تاکہ وہ زمین پر اُس کی نجات کے کام کو مُکمل کریں۔ اپنے اپاسٹلز کو جو کلام اُس نے دیا وہ یہ تھا کہ آپس میں اِکٹھے رہو۔

متی 19:28 تا 20 آیت:

''پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو مَیں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔''

یسُوع نے کہا: ''اور دیکھو مَیں دُنیا کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں۔'' آمین۔ آمین کے ساتھ اِن لفظوں کی توثیق کی گئی ہے جس کا مطلب ہے ''ایسا ہی ہو!''

1- کیا اُس کو کسی اور طریقے سے پُکارا جا سکتا ہے؟

2- کیا اُس پر مختلف طریقے سے اِیمان رکھا جا سکتا ہے؟

3- کیا اُس کو کسی مختلف طریقے سے سُنا جا سکتا ہے؟

4- اُس کے کلام کی مُنادی اور کون کر سکتا ہے؟

یقیناً یہ کسی اور طریقے سے نہیں ہو سکتا!

آیئے! ہم جو اِس زِندہ خُدا کی انجیل پر اور اُس کے بیٹے پر اِیمان رکھتے ہیں، سلامتی کے ساتھ جانیں۔ اُس کی تابعداری کریں اور خوشی کے ساتھ اِس مسیحی سفر پر چلتے رہیں۔

اپاسٹل پی جے اراسمس (مرحوم)
ساؤتھ افریقہ

زِندگی کا کلام

حوالہ: مُکاشفہ 21:9 تا 11 آیت

''پھر اُن سات فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے اور وہ پچھلی
سات آفتوں سے بھرے ہوئے تھے ایک نے آ کر مجھ سے کہا اِدھر آ۔ مَیں تجھے دُلہن یعنی
برّہ کی بیوی دِکھاؤں۔ اور وہ مجھے رُوح میں ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہرِ
مُقدس یروشلم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دِکھایا۔ اُس میں خُدا کا جلال تھا
اور اُس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنی اُس یشب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو۔''

یہاں ہم یہ بڑے صاف طور پر دیکھتے ہیں کہ یہ رُوحانی شہر آسمان سے اُترا جس کا مطلب یہ ہے کہ اِس کو اِنسان نہیں بلکہ خُدا نے بنایا۔ ہم بڑے صاف طور پر دیکھتے ہیں کہ فرشتے نے کہا آ مَیں تجھے برّے کی دُلہن دِکھاؤں گا۔

اِس زِندگی میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ دُلہن شادی والے دِن کے لئے تیار ہونے کی خاطر کتنی تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار ہوتی ہے۔ اِس سے ہم پر ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری زِندگی میں تیاری ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو اپنے خُداوند کے لئے تیار کرنا ہے جو کہ ہماری رُوحوں کا دُلہا ہے اور یہ تیاری ہمیں کلیسیاء کے وسیلے ملتی ہے۔ جس کے لئے اکثر نیا یروشلم کا حوالہ دیا جاتا ہے اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس رُوح کو یعنی رُوح القدس کو اپنے اندر آنے دیں تا کہ وہ ہماری زِندگیوں میں آئے اور تیاری کرے تا کہ ہم اِس زِندہ شہر کا حِصّہ بن سکیں۔

تیاری کا وسیلہ فضل کی بخشش ہے جو سب کو اِیمان کی رُو سے مفت دی جاتی ہے۔

اعمال 11:15 آیت:

''حالانکہ ہم کو یقین ہے کہ جس طرح وہ خُداوند یسُوع کے فضل ہی سے نجات
پائیں گے اُسی طرح ہم بھی پائیں گے۔''

فضل کا وسیلہ کلیسیاء کو سونپا گیا ہے تا کہ وہ خُدا کے حُکم کے مطابق تقسیم کرے۔ یوحنا نے اُس شہر کو دیکھا اور اُس چمکدار روشنی کو بھی دیکھا جو قیمتی پتھروں پر پڑتی تھی۔ وہ تو اُس کو بیان نہ کر سکا لیکن ہم جانتے ہیں کہ مسیح اِس شہر کا نُور ہے۔ اُس نے دو پتھروں کا ذکر کیا ہے یعنی یشب اور بلور کی طرح شفاف۔ بلور کو اُس زمانے کے لوگ ایسا پانی سمجھتے تھے جو سخت ہو گیا ہو۔ ہم ایک دفعہ پھر دیکھتے ہیں کہ کس طرح بپتسمے کے پانی سے یہ تیاری ہوتی ہے۔ جب ہم بلور کو دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اُسے شفاف ہونا چاہیے اکہ ہم اُس میں سے دیکھ سکیں۔ اِس طرح ہمیں کلیسیاء کو بھی شفاف رکھنا چاہیے۔ کلیسیاء کو اِس دُنیا میں ہی

شفاف ہونا چاہیے اور اِس میں کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیے۔ لوگوں کو اِس کو دیکھنا چاہیے اورس کے وسیلے سے خُدا کی برکتوں کو بھی دیکھنا چاہیے۔ کوئی تاریکی نہیں ہونی چاہیے۔ نہ اِس کو خفیہ ہونا چاہیے۔ اِس اِس طرح رکھنا چاہیے کہ ہر کوئی اِسے دیکھ سکے۔

یاد رکھیں! کلیسیاء اِیمانداروں کا زِندہ بدن ہے۔ یہ کوئی عمارت یا تنظیم نہیں ہے۔

1- کرنتھیوں 16:3 آیت:

''کیا تم نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مُقدّس ہو اور خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے؟ؔ''

یشب اُن دِنوں میں ایک ایسا پتھر تھا جو دو چیزوں کے لئے اِستعمال ہوتا تھا۔ یہ مُہر بنانے کے لئے اِستعمال ہوتا تھا تاکہ بادشاہ اور صاحبِ اختیار لوگ دستاویز پر اپنی مُہر کو اِستعمال کر سکیں۔ اِسطرح ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا اِس سونے کے شہر میں رہنے والوں پر اپنی مُہر لگاتا ہے۔ جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ اپاسٹل کے ہاتھ رکھے جانے سے ہم سیلنگ کرتے ہیں۔ ہم پر سونے کے شہر کے لئے مُہر کر دی جاتی ہے جو اِس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ہم خُدا کی ملکیت ہیں۔

یشب کا دوسرا اِستعمال یہ تھا کہ اِسے سلنڈروں میں لگایا جاتا تھا۔ اور پھر اُنہیں سیاہی میں ڈبو کر طومار پر لگایا جاتا تھا تاکہ تمام ہدایات وضاحت کے ساتھ سامنے آ جائیں۔

یہ رُوح القدس کی طاقت ہے جو تمام سچائی کو روز بروز خُدا کے منصوبے کے مطابق ہم پر ظاہر کرتی ہے اور اگر ہم رُوح القدس کو اِس شہر میں کام کرنے دیں تو پھر ہمارے دِل میں کوئی خوف نہیں ہو گا کہ دُنیا میں کیا ہو رہا ہے کیونکہ ہم خُدا کی تعلیم کی پیروی کرنے میں مضبوطی کو حاصل کریں گے۔

اور آخری کام جس کے' لئے یشب اِستعمال ہوتا تھا وہ یہ تھا کہ روشنی کو اُوپر رکھے اور اُس کے اِردگرد نیلی دھاری نظر آتی ہے۔ اور جب وہ اِس کے ساتھ سُورج کی طرف دیکھتے ہیں تو یہ نیلی دھاری یہ ظاہر کرتی ہے کہ تمام برکتیں آسمان کی طرف سے ہیں۔ وہ قادرِمطلق خُدا کی طرف سے آتی ہیں جہاں اُس نے کلیسیاء کے اندر اپنی زِندہ رُوح بھیجی ہے۔ یہ پاک رُوح ہے جو اپنے کام کو مکمل کرتی ہے۔

آج دُنیا میں یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ مسیح یسُوع کے مُکاشفہ (مُکاشفہ 12:8 آیت) کی تکمیل کے مطابق ایک تہائی ستارے اپنی روشنی کھو دیں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ دُنیا میں مسیح کی منسٹری اَب اُن آسمانی سچائیوں کو بیان نہیں کرتیں بلکہ اُس کی بجائے اِنسان کی تعلیم کو رکھ دیا ہے۔ آیئے! ہم ہمیشہ یہ دُعا کرتے ہیں کہ رُوح القدس جو فصل کاٹنے کا خُداوند ہے اپنے کام کو جاری رکھے گا جن کی بُنیاد اُس رُوحانی ہیکل پر رکھی گئی ہے جو پینتیکوست کے دِن رکھی گئی۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: یسعیاہ 4:50 آیت

''خُداوند خُدا نے مجھ کو شاگرد کی زبان بخشی تا کہ مَیں جانوں کہ کلام کے وسیلہ سے کس طرح تھکے ماندے کی مدد کروں۔ وہ مجھے ہر صبح جگاتا ہے اور میرا کان لگاتا ہے تا کہ شاگردوں کی طرح سُنوں۔''

ہمارے زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو سُن اور بول سکتے ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانے کبھی کبھار ایسا نہیں ہوتا۔ ہم کس جگہ کھڑے ہیں؟ کیا ہم پر یہ احسان نہیں کہ ہمارے پاس ایسے آدمی ہیں جو اپنی بُلاہٹ کو پورا کر سکتے ہیں۔ وہ عام لوگوں کے ساتھ چیخ و پُکار میں بہہ نہیں جاتے؟ کیا ہمارے پاس ایسا کان ہے جو اپنے ساتھیوں کے مسائل کو سُن سکے؟ یا کیا ہمارے پاس کوئی وقت ہے کہ ہم سُن سکیں؟ یہ کس طرف لے جا رہا ہے؟

کیا ہم اپنے بچوں سے بچوں کی حیثیت سے بات کرتے ہیں؟ یا کیا ہم اپنے پڑوسیوں کے متعلق بات کرتے ہیں؟ کتنی کثرت سے ہمیں ایک بُنیاد دی گئی ہے کہ ہم ہر صبح ایک دوسرے کی سُنیں اور بولیں اور یسعیاہ نے جو کلام دیا اُس پر غور کریں۔ خُدا ہمیں یہ اِنعام دیتا ہے اور ہم سب کو اِس کی ضرورت ہے تا کہ ہم دانائی سے سُننے والے کے ساتھ بولیں۔ کیونکہ جب ہم بوڑھے ہو جاتے ہیں تو شاید ہم اِلفاظ ڈھونڈنے کے قابل نہیں رہتے۔ اگر ہم دینے اور لینے کی برکت کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ٹھیک سُننے اور ٹھیک بولنے میں کامیاب ہونا پڑے گا۔ یسُوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو کہا ''مبارک ہیں وہ کان جو اُن اِلفاظ کو سُنتے ہیں جو مَیں بولتا ہوں۔''

یسُوع کا کلام نہ صرف اُن کے کانوں میں پہنچا بلکہ اُن کے دِلوں میں بھی اور اُن کی باطنی زفندگی میں بھی پہنچا۔

ہماری رُوح مسیح کے کلام کا گھر اور آواز ہے۔ وہ اُس کے کلام کو بالکل اُسی طرح سُن سکتا ہے جس طرح کوئی اور کسی آدمی کے متعلق بات کرتا ہے۔ اِس طرح اُس کی رُوح اُس کے کانوں کے ساتھ مل جاتی ہے تا کہ اُس کے کان اور اُس کی رُوح ایک ہو جائیں۔ اِس سے مجھے ایک اور شخص کی یاد آتی ہے یعنی یسُوع کی ماں مریم جس کے متعلق لکھا ہے:

لوقا 51:2 آیت:

''اور وہ اُن کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرة میں آیا اور اُن کے تابع رہا اور اُس کی ماں نے یہ سب باتیں اپنے دِل میں رکھیں۔''

یہ کتنا ضروری ہے کہ ہم خُدا کی سُنیں بلکہ اپنے پڑوسی کی بھی جو وہ ہم سے کلام کرتے ہیں۔ یہ بھی اچھا ہے کہ جب ہم

کلام کو سُنیں تو ٹھیک طور پر سُنیں۔ جب خُدا ہم سے کلام کرتا ہے کیا ہم رُوح کی خاموشی کے ساتھ اُس پر غور کرتے ہیں؟ خُدا ہماری زِندگیوں کی خاموشی میں ہم سے کلام کرتا ہے اور جب ہم آرام سے ہو جاتے ہیں پھر ہم اُس کی سُنیں گے۔ بہت سے لوگ اپنی زِندگی میں کہتے ہیں: ''مَیں کچھ نہیں کہتا'' کیا مَیں نے ٹھیک طور پر سُنا؟ ہم اپنی تیاریوں میں کس طرح قائم ہیں؟ کیا ہم کھلے دِل اور کان سے اپنے پڑوسی کی بات کو سُنتے ہیں؟ کیا ہم گواہیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں؟ تعصب اور بداعتمادی ہمیں غلط راہ پر لگا سکتی ہیں۔ اور ہم گمراہ ہونے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔

یہ بڑی افسوس ناک حالت ہے اور رکاوٹ کا باعث ہے۔ جب مَیں نوجوانوں کے کانوں کی طرح نہیں سُنتا مجھے اِس سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ کیونکہ میں دوسروں کے ساتھ بانٹنا نہیں چاہتا اِس لئے کہ مَیں کچھ دینا نہیں چاہتا۔ لوگ کیسے مجھ پر اعتبار کریں گے اگر مَیں اُن پر اعتبار نہیں کرتا۔ مَیں اُن کو اِکٹھا کرنے کے لئے کوئی اُمید بھی نہیں کر سکتا۔ مَیں تھکے ماندوں کی مدد کس طرح کر سکتا ہوں؟ مَیں پسماندہ لوگوں کی اچھے کلام سے کس طرح مدد کر سکتا ہوں؟ اگر مَیں اُن کی زِندگی کے متعلق نہیں جانتا ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح لوگوں میں ایک دوسرے کے ساتھ اِکٹھے ملے رہنے کا رُجحان پایا جاتا ہے۔ بہتر یہ ہو گا کہ مَیں اپنے پڑوسی کو سمجھوں۔ اُس کے اندرونی خیالات اور اُس کا اِعتماد حاصل کروں تاکہ جب مَیں بولوں تو وہ سمجھ جائے گا۔ وقت کے ساتھ ہر کوئی اِس نقطے پر پہنچ جائے گا۔ اور اگر مَیں محبت اور سمجھ داری دِکھاتا ہوں تو پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ خُدا نے ہمیں بولنے کا اِنعام دیا ہے تاکہ ہم اِس کو ٹھیک طرح سے اِستعمال کریں۔ خُدا کی طرف سے دیئے گئے اِس اِنعام کے ساتھ ہم عقل مندی سے بول سکتے ہیں کیونکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں ہمیں اُس کا جواب دینا پڑے گا۔

محبت ہو یا نفرت۔ ذمہ دار ہم ہیں۔

لفظ مار دیتے ہیں۔ لیکن وہ زِندگی آرام، سکون اور طاقت بھی دیتے ہیں۔ لفظ ایک پُل کی طرح ہیں جو زِندگی میں واپس لا سکتے ہیں۔

یہ بہت اہم ہے کہ ہم خُدا سے دُعا کریں کہ وہ بولنے کے لئے ہمیں درست زبان دے اور یہ کہ ہم اپنے کانوں سے خُدا کے کاموں کا بیان سُن سکیں۔ ہمیں ہر صبح اُس کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے دُعا کرنی چاہیے۔

اپاسٹل روڈی گیس میئر (ریٹائرڈ)

جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 43:5 تا 48 آیت

’’تم سُن چُکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دُشمن سے عداوت۔ لیکن مَیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سُورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔ کیونکہ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اَجر ہے؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟۔ اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟۔ پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔‘‘

جب ہم اپنے خُداوند کی اِس تعلیم پر کہ خُداوند اپنے خُدا سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ، نظر کرتے ہیں تو ہمیں اچانک معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کرنا اِتنا آسان نہیں کیونکہ اُس نے کہا ہمیں اپنے دُشمنوں سے پیار کرنا چاہیے۔ اُن سے اچھا کرو جو ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ اُن کے لئے رحم اور پیار دِکھاؤ۔ ہمارے خُداوند نے ایسا کیا۔ ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں اگر ہم پاک رُوح کو اپنے اندر آنے دیں تاکہ وہ ہماری راہنمائی کرے۔ لہٰذا ہم بھی مسیح کی اِن قدروں پر پورا اُتر سکتے ہیں۔ نیک سامری کی بڑی مشہور تمثیل میں یہ بات ہمیں اُکساتی ہے کہ ہم خلوص کے ساتھ اپنی زِندگیوں میں اِن باتوں پر غور کریں۔ ہم جانتے ہیں کہ اِس تمثیل میں ایک آدمی ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا۔ وہ ڈاکوؤں میں گھِر گیا۔ اُنہوں نے اُس کو مارا پیٹا اور اُسے وہاں چھوڑ دیا۔ سب سے پہلے ایک کاہن اُدھر آ نکلا۔ اُس نے اُس کو دیکھا اور سڑک کی دوسری طرف چلا گیا۔ شاید اُس نے سوچا ہو کہ اُس نے شراب پی ہے کیونکہ وہ اُس میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا۔ اِس لئے اُس نے یہ دلیل نہ دی۔ پھر ایک لاوی آیا جو ہیکل کو چلاتا تھا۔ اور اُس کو معلوم تھا کہ خُدا کا حُکم کیا ہے اور وہ بھی سڑک کی طرف سے چلا گیا۔

آخر میں ایک سامری آیا۔ سامری لوگ یہودیوں سے میل ملاپ نہیں رکھتے تھے۔ یہودی سامریوں سے نفرت کرتے تھے اور اُن کو کُتے کہتے تھے۔ کیونکہ وہ صرف آدھے یہودی تھے۔ لیکن یہ سامری وہاں رُکا اور اُس آدمی کی مدد کی۔ اُس نے اُس کے زخموں پر مرہم پٹی کی۔ وہ اُسے سرائے میں لے کر گیا۔ اُس نے سرائے کے مالک کو پیسے دیئے اور اُسے کہا کہ اُس کا خیال رکھے، جب تک کہ وہ ٹھیک نہ ہو جائے۔ وہ واپس آ کر اُس کا خرچ ادا کرے گا۔ ہمارے خُداوند نے اُس فریسی سے

جس نے اُس سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ کیا کرے کہ خُدا کی بادشاہی کو حاصل کرے، یہ دو سوال پوچھے کہ سب سے بڑے حُکم کیا ہیں۔ اُس نے ٹھیک جواب دیا کہ تُو خُداوند اپنے خُدا سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ پھر اُس نے خُداوند سے پوچھا، میرا پڑوسی کون ہے؟ ہمارے خُداوند نے اُس کو سامری کی تمثیل بتائی۔ اور پھر خُداوند نے اُس سے پوچھا کہ تیری دانست میں اُس آدمی کا پڑوسی کون تھا؟ فریسی کو جواب دینا پڑا۔

میں فرض کر سکتا ہوں کہ وہ کوئی پکّا جواب نہیں دینا چاہتا تھا کیونکہ اُس کا ذہن پہلے ہی اُس پر حاوی تھا۔ چنانچہ اُس نے کہا، ''مَیں سوچتا ہوں وہ جس نے اُس پر رحم کیا۔'' ہمارے خُداوند نے کہا ''تُو نے ٹھیک کہا۔ جا! تُو بھی ایسا ہی کر۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ رحم ہمیشہ محبت کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔ ہمیں ہر وقت اپنے ذہن کو فیصلہ نہیں کرنے دینا چاہیے کہ کس کو رحم اور محبت کی ضرورت ہے۔ بلکہ ہمیں خُدا کے رُوح کو ہماری رہنمائی کرنے دینا چاہیے۔ اور اگر ہم سارا وقت ایک دوسرے پر رحم کرتے رہیں اور اگر ہم اُن سے محبت کریں جو ہمیں محبت واپس لوٹانے کی حیثیت میں نہیں تو پھر یہی زِندگی کا پانی ہے جو خُدا کے رُوح سے جاری ہوتا ہے۔ اور یقیناً یہ خُدا کے فضل کو ہمارے اندر کام کرنے دے گا۔ اور ہمیں خُدا کی بادشاہت تک لے جائے گا۔

آیئے ایک دفعہ پھر یسُوع کے اِن اِلفاظ پر غور کریں جو ہمارے لئے حُکم ہیں یعنی ''جا! تُو بھی ایسا ہی کر۔''

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ رحم فطری بھی ہوتا ہے اور رُوحانی بھی۔

گلتیوں 6:1 تا 2 آیت:

> ''اے بھائیو! اگر کوئی آدمی کسی قصور میں پکڑا بھی جائے تو تم جو رُوحانی ہو اُس کو حِلم مزاجی سے بحال کرو اور اپنا بھی خیال رکھ کہیں تُو بھی آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ تم ایک دوسرے کا بار اُٹھاؤ اور یوں مسیح کی شریعت کو پورا کرو۔''

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنیز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 65:11 آیت

"تُو سال کو اپنے لُطف کا تاج پہناتا ہے۔
اور تیری راہوں سے روغن ٹپکتا ہے۔"

زبور 65 شُکرگزاری کی عبادت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ خُدا جو اِس پروگرام کی رہنمائی کرتا ہے کہ فطرتی تخلیق میں اچھائی اور تعریف پیدا کرتا ہے جو خوبصورتی میں امیری میں اور اُن تمام اِنسانوں میں موجود ہے صرف اُسی کے لائق ہے۔ ہم اِنسانوں کے لئے اُس کی فصل کی کٹائی کا مطلب وہی ہے جو زبور نویس داؤد لائق طور پر شُکرگزاری سے بھرا ہوا دِل رکھتے ہیں۔ شروع میں تو پانی خُدا کے چشمے سے ہی نکلتا ہے اور زمین کو تیار کرنے کے لئے نرم کرتا ہے اور آخر میں اِسی پانی کی وجہ سے پھل پکتا ہے۔

ہر چیز کثرت سے بھری ہے اور اونچی آوازوں میں یہ خوشی کا اِظہار کرتا ہے کیونکہ اِس میں خُدا کی اچھائی ہے۔

کیا ہم اپنے وقتوں میں ایسا زبور لکھ سکتے ہیں؟

خُدا کی تعریف کرنا کیا ہی بھلا ہے جس سے اُس کی ابدی اچھائی اور مہربانی ظاہر ہوتی ہے۔ اِس طرح ہم اِس بات کو مانتے ہیں کہ سب تعریف اُسی کے لئے ہے اور وہی کٹائی کو شروع اور ختم کرتا ہے۔ ہمارے دَور میں اِنسان دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مینجر ہے یعنی ہر چیز کا چلانے والا ہے۔ اِسی طرح بیج کاشت سے کٹائی تک اُسی کا اثر اور رہنمائی ہے۔ وہ اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہے کہ کام کا سب سے زیادہ حِصّہ وہی ادا کرتا ہے اور اِس لئے وہ سوچتا ہے کہ بڑی کٹائی کی کامیابی اُس کی قابلیت اور علم کی وجہ سے ہے۔ سُورج چمکتا ہے اور گرمی دیتا ہے۔ بارش کا پانی زمین کو عین وقت پر سیراب کرتا ہے۔ یہ سب کچھ خودبخود ہوتاہے۔ اِس لئے ہر چیز نارمل ہے۔ اِس لئے ہم نیا زبور لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ لیکن اب اگر رات کے وقت کُہر آ جائے اور بارش وقت پر نہ ہو تو ایک دفعہ پھر خُدا کے خلاف شکایات کا دفتر کھل جاتا ہے۔ اِس طرح خُدا جو کہ خالق ہے اور اِنسان جو کہ اُس کی تخلیق کا مختار ہے، کے درمیان تعلقات میں رُکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جیسے فطرتی طور پر بھی دیکھا جا سکتا ہے اور رُوحانی دُنیا میں بھی قابل دید ہے۔

اِنسان کو بہت سی نعمتیں دی گئی ہیں تا کہ وہ پھلدار زِندگی گزار سکے یعنی علم اور قابلیت جِسے ذہانت اور مطالعہ کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ اُس کے لئے ممکن کر سکتا ہے کہ وہ کسی کاروبار کو چلا سکے۔ اِس سے اکثر لوگ یہ نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں کہ خُدا کی نعمتیں اُن کے وسیلے سے بنی ہیں اور اِس طرح وہ اپنی قسمت خود بنا سکتے ہیں اور اُس پر کاملیت اختیار کر سکتے

ہیں۔ اور جب خُدا اُن کی زِندگی میں کوئی معجزہ کرتا ہے تو اِنسان جلدی سے اپنے آپ کو اُن لوگوں جنہوں نے اِس واقعہ کو دیکھا ہوتا ہے مثالی بنا لیتا ہے۔ حالانکہ اِنسان صرف خُدا کی مدد سے کام کرسکتا ہے۔ یہ بڑا ضروری ہے کہ ہم پولوس رسول کی آوازسُنیں جب اُس نے زور دے کر لوگوں کو ایسے واقعات کے متعلق آگاہ کیا اور اُن کو تنبیہہ کی۔

اعمال 15:14 تا 17 آیت:

''لوگو! تم یہ کیا کرتے ہو؟ ہم بھی تمہارے ہم طبیعت اِنسان ہیں اور تمہیں خوش خبری سُناتے ہیں تاکہ اِن باطل چیزوں سے کنارہ کر کے اُس زِندہ خُدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔ اُس نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا۔ تو بھی اُس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا۔ چنانچہ اُس نے مہربانیاں کیں اور آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا اور بڑی بڑی پیداوار کے موسم عطا کئے اور تمہارے دِلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دیا۔''

خُدا کی اچھائی اب بھی ہمارے درمیان موجود ہے جو خوراک کی فصلیں ہمیں دیتا ہے باوجودیکہ اِنسان ناشُکرگزاری کرتا ہے۔ اِس لئے رُوحانی طور پر فضل کا وقت ایک دن ختم ہو جائے گا۔ پھر خُدا کے مُنکر اُس کے سامنے روٹی کے لئے پُکاریں گے۔ فطرتی روٹی کے لئے ہم کو اِنتخاب کرنا ہے کہ وہ نرم ہو تازہ ہو اور اُس میں کسی طرح کا کٹاؤ وغیرہ نہ ہو۔

رُوحانی روٹی ہر ایک کی بھوک کو مطمئن کرتی ہے۔ یسُوع مسیح زِندگی کی روٹی ہے جو آسمان سے اُتری لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اُس کو قبول نہیں کرتے بلکہ اُس کو ردّ کرتے ہیں۔ جیسے ہم بھی شُکرگزاری کا تہوار مناتے ہیں ہمیں یاد کرنا چاہیے کہ خُدا ہمیں کون سی روٹی دیتا ہے۔

''وہ روٹی جو ہم توڑتے ہیں کیا یہ مسیح کے بدن کی شراکت نہیں ہے؟ کیونکہ ہم بہت سے ہو کر بھی ایک روٹی اور ایک بدن نہیں کیونکہ ہم اُسی ایک روٹی میں شریک ہوتے ہیں (1- کرنتھیوں 10:10 تا 17 آیت) آسمانی روٹی اور اِنسانی روٹی دونوں کا اِکٹھا کھانا ہمارے خُداوند کا فضل ہے! اور جب ہم خُداوند کی میز پر اُسے کھا کر خوش ہوتے ہیں تو پھر ہمارے خوشی سے بھرپور دِلوں سے حمد وتعریف کا یہ زبور نکلے گا۔ کیونکہ خُدا کی اچھائی اور مہربانی ایسا کرے گی اور ایک ایسی گہری خواہش پیدا ہو گی کہ بہت سی بھوکی رُوحیں اُس قیمتی روٹی کو حاصل کریں گی۔ آنے والے کل کا فکر گزرے ہوئے کل کی شُکرگزاری کو چھین لیتا ہے۔

اپاسٹل اینڈرے گرین (ریٹائرڈ)
فرانس

--

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوایل 28:2 آیت

’’اور اِس کے بعد مَیں ہر فردِ بشر پر اپنی رُوح نازل کروں گا اور تمہارے بیٹے
بیٹیاں نبوت کریں گے تمہارے بوڑھے خواب اور جوان رویا دیکھیں گے۔‘‘

ہمارا صرف یہی فرض نہیں کہ ہم اُس شان دار اِنعام کے لئے شُکرگزار ہوں جو پینتیکوست کے دِن ہمیں دیا گیا بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنی زِندگی میں ہر روز اُس کو ظاہر کرتے رہیں۔ یہ بہت سے سادہ طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ اپنے کاموں اور اعمال سے۔ سادہ اِلفاظ سے جب ہم بارش کو آسمان سے خُدا کی برکت کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ جب ہم دُنیا میں ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے ہیں یا اپنے کام کے سلسلے میں دوسرے شہروں کو جاتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں، ’’آپ کے ہاں کتنی بارش ہوئی؟‘‘ کیا یہ شان دار چیز نہیں ہے؟ دروازہ کھلا ہے۔ یہ وہ دروازہ ہے جس کے متعلق مسیح نے کہا، ’’دروازہ مَیں ہوں۔‘‘

دروازہ کھلا ہے۔

جب ہم یہ سادہ اِلفاظ بولتے ہیں کیا خُدا شان دار نہیں! اُس نے یہ بہت سی برکتوں کے ساتھ ساتھ یہ برکت ہمیں دی۔ لوگ اِس سے ناراض نہیں ہوں گے۔ لوگ دیکھیں گے کہ ایک خالص دِل یہ کہہ رہا ہے اور وہ اُنہیں بھی مجبور کر دیں گے کہ وہ بھی خُدا قادرِمطلق کے سامنے اپنی شُکرگزاری پیش کریں۔

جب ہم اپنی زِندگی کو گزارتے ہیں تو ہمارے سامنے اپنی زِندگیوں میں بڑی گواہی ہوتی ہے کہ رُوح القدس ایک دفعہ پھر تمام لوگوں پر ڈالا گیا ہے۔ سب لوگوں پر۔ ہم اِس کو دیکھ سکتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خُدا کا رُوح عقل یا دانائی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اِنسان کی عقل کتنی زیادہ بڑھ چُکی ہے۔ اور یہ کتنی شان دار چیز ہے۔ اِس کے لئے تو اُنگلیوں کی جھلک ہے۔

اگر ہم دُنیا میں دیکھیں تو پچھلے کئی سو سالوں میں رُوح القدس پھر سے نازل ہوا ہے جس کی وجہ سے اپاسٹل منسٹری بحال ہوئی ہے اور رُوح القدس کی رہنمائی میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کتنی زیادہ تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ اگر ہم سائنس کو ہی دیکھیں کہ کتنی ترقی ہوئی ہے۔ اِنسان کا دماغ تو اُتنا ہی بڑا ہے جتنا کہ دو سو سال پہلے تھا یا ہزار سال یا دو ہزار سال پہلے۔ یہ آج بھی ویسا ہی ہے۔ اِنسان کے ذہن کو جو اتنی تیزی سے چیز ترقی دے رہی ہے وہ یہ ہے کہ خُدا کا رُوح سارے لوگوں پر ڈالا گیا ہے۔ آج ہمیں نیا نظر آتا ہے وہ کل پرانا ہو جائے گا۔ میڈیکل سائنس دوسری سائنسوں کے ساتھ ساتھ اِتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اِنسان کی عقل کے ساتھ اِس کا کوئی تعلق نہیں۔ بہت سارے لوگ اِس کا دعویٰ کرتے ہیں بالکل ویسے ہی جیسے بڑے طوفان سے

پہلے کے دِنوں میں لوگ کرتے تھے۔ بڑے بڑے کام اور عظیم چیزیں کی جاتی تھیں۔ لیکن جو مخلص لوگ ہیں وہ اِس چیز کو مانتے ہیں کہ کسی اعلیٰ طاقت کی رہنمائی موجود ہے۔ ہم ہر روز اپنی زِندگی میں اِس کو دیکھتے ہیں اور اِس سے ہمارے اِیمان کو تقویت ملتی ہے کہ رُوح القدس ہمارے درمیان موجود ہے اور ہمیں اپنے دِلوں کو کھولنا چاہیے اور اِن کو تیار کرنا چاہیے کہ یہ دُنیا میں سکونت کرے اور اپنے کام کو جاری رکھے۔ تاکہ وہ دِن جلد آئے جب ہمارے خُداوند کا واپس آنے کا وعدہ پورا ہو۔

یاد رکھیں! رُوح القدس کا سب سے بڑا کام تو ابھی ہم نے دیکھنا ہے۔ یہ رُوح القدس ہی تھا جس نے مسیح کو قبر سے نکالا۔ پولوس رسول کہتا ہے کہ وہی رُوح القدس جس نے مسیح کو قبر سے نکالا ہمیں بھی قبروں میں سے نکالے گا۔

رومیوں 4:1 آیت:

''لیکن پاکیزگی کی رُوح کے اِعتبار سے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خُدا کا بیٹا ٹھہرا۔''

اور 2- کرنتھیوں 14:4 آیت:

''کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے خُداوند یسُوع کو جِلایا وہ ہم کو بھی یسُوع کے ساتھ شامل جان کر جِلائے گا اور تمہارے ساتھ اپنے سامنے حاضر کرے گا۔''

ہمارا ذہن اِس وقت رُوح کے کاموں کو سمجھ نہیں سکتا۔ جب ہمارا خُداوند واپس آئے گا تو دُنیا کے گرد ہر جگہ قبریں کھل جائیں گی۔ جسم باہر آ جائیں گے اور اُن کو بحال کیا جائے گا تاکہ وہ اُس کو مکمل کریں جو خُدا نے تخلیق کیا تھا۔ اِنسان ایسی طاقت کو کبھی پیدا نہیں کر سکتا یہ صرف رُوح القدس کو ہی دی گئی ہے۔ یہی بڑی وجہ ہے کہ ہم اِس رُوح کو ہر وقت اپنے دِلوں میں رکھیں۔ کیونکہ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کل ہم کہاں ہوں گے؟ لیکن رُوح القدس ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور وہ اُس عظیم محنت کو مکمل کرے گا جب وہ ہمیں خُدا کی بادشاہت اور ابدی زِندگی میں بحال کرے گا۔ آیئے اِس کی قدر کریں۔ آیئے ہم دُعا کریں کہ یہ دوسروں تک بھی جائے۔ آیئے ہم دُعا کریں کہ ہم اِس رُوح کو اِستعمال کر سکیں۔ آیئے ہم کلیسیاء میں اِس رُوح کو قائم رکھنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ کیونکہ رُوح القدس کے بغیر کلیسیاء جلد ختم ہو جائے گی۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1-یوحنا 1:5 تا 5 آیت

’’جس کا یہ اِیمان ہے کہ یسُوع ہی مسیح ہے وہ خُدا سے پیدا ہوا ہے اور جو کوئی والد سے محبت رکھتا ہے وہ اُس کی اولاد سے بھی محبت رکھتا ہے۔ جب ہم خُدا سے محبت رکھتے اور اُس کے حُکموں پر عمل کرتے ہیں تو اِس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ خُدا کے فرزندوں سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ اور خُدا کی محبت یہ ہے کہ ہم اُس کے حُکموں پر عمل کریں اور اُس کے حُکم سخت نہیں۔ جو کوئی خُدا سے پیدا ہوا ہے وہ دُنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دُنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا اِیمان ہے۔ دُنیا کا مغلوب کرنے والا کون ہے سوا اُس شخص کے جس کا یہ اِیمان ہے کہ یسُوع خُدا کا بیٹا ہے؟۔‘‘

آیئے! ہم تصوراتی مسائل کو ایک طرف رکھیں اور اُن کے قریب آئیں جو دُور فاصلے پر نظر آتے ہیں۔ اور ہم اُن کو معلوم نہیں کر پاتے کیونکہ وہ بالکل ہمارے پاس ہوتے ہیں یعنی خُدا اور اُس کی مدد۔

ہمیں یسُوع کے اُن اِلفاظ کو یاد دِلایا جاتا ہے جو اُس نے اپنے شاگردوں سے اُس وقت فرمائے جب وہ چھوٹے بچوں کو اُس کے پاس آنے سے منع کرتے تھے۔ (متی 13:19 تا 15 آیت)۔ شاگرد اُس گفتگو کو سُن رہے تھے جو یسُوع اور فریسیوں کے درمیان جاری تھی اور وہ سوچتے تھے کہ شاید بچے اُس میں رُکاوٹ بن رہے ہیں۔ اِس گفتگو کا عنوان بھی بڑا دلچسپ تھا یعنی طلاق اور شادی نہ کرنا۔

ہم جو پریشان اور فکرمند ہو جاتے ہیں۔ دُعا کے دوران عبادت اور خاموش غوروفکر کے دوران آرام محسوس کرتے ہیں۔ تاکہ ہم اپنے آپ کو بہتر طور پر جان سکیں۔ ہمیں چھوٹے بچوں کی طرح بن جانا چاہیے۔ اُن کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں میں شریک ہونا چاہیے اور اُن کی خالص اور سیدھی سادھی محبت کو تلاش کرنا چاہیے۔

بچوں جیسی سادگی ایک بخشش ہے۔ ہم چھوٹوں ہی سے بڑے ہوتے ہیں۔ خوشی اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب کوئی تحفہ وصول کرتا ہے۔ اِس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ ہمیں دوسروں کی ضرورت ہے اور ہم اُن پر اِنحصار کرتے ہیں۔ کیونکہ وہی دے سکتا ہے جو وصول کرتا ہے۔ صرف اُسے ہی دوسروں کی ضرورت ہوتی ہے جو دوسروں کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ بچے ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ دوسروں پر اِنحصار کرنا۔

نوجوان بچے کی حیثیت سے مجھے بجلی کے کھلونوں کا بڑا شوق ہوتا تھا۔ چھوٹی کاریں، لیمپ، گھنٹیاں اور اشارے۔ کیسے

بہت سی تاروں کا گچھا بن جاتا تھا اور بعض اوقات وہ حرکت بھی نہیں کرتے تھے نہ روشنی آتی تھی، نہ گھنٹی بجتی تھی۔ کیونکہ تاریں غلط جگہ پر جوڑ دی جاتی تھیں۔ لیکن جوں ہی نقص دُور کر دیا جاتا، ہر چیز دوبارہ کام کرتی تھی۔

یہ کتنا سادہ تھا! اِس کے لئے ہمیں بجلی کی دریافت نہیں کرنا پڑتی تھی۔ وہ موجود تھی۔ ہمیں صرف اُس کے قوانین کے مطابق چلنا تھا تاکہ اُس کی حرارت، اُس کی روشنی اور اُس کی طاقت کو حاصل کر سکیں۔ خُداوند کی نجات کا کام بھی کچھ ایسے ہی ہے۔ وہ بالکل موجود ہے اور ہمیں پیش کیا جاتا ہے۔ ہمیں بالکل بچوں کی عادت کی طرح اُس کو قبول کرنا چاہیے۔ رومیوں 6:10 تا 8 آیت، یہاں ایسے لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے جو مسائل پیدا کرتے ہیں۔ سادہ طور پر اِن آیات کا مطلب یہ ہے کہ کلام تیرے نزدیک ہے بلکہ تیرے منہ اور تیرے دِل میں ہے یعنی مسیح کے اوتار لانے کو وہ پہلے ہی آ چُکا ہے۔

چیزوں کو جیسے ہیں ویسے ہی قبول کریں۔ خُدا پر اِیمان کے ساتھ، اُس کی بڑی محبت کے لئے جو اُس نے ہمارے لئے تیار کی ہے۔ مسیح پر اِیمان لانے سے جس کو کہ آسمان اور زمین کا کُل اِختیار دیا گیا ہے۔ ہمیں وہ طاقت ملتی ہے جو ہر اُس چیز پر غالب آتی ہے جو ہمیں خُدا سے دُور لے جاتی ہے۔ اور ہمیں وہ طاقت بھی ملتی ہے کہ ہم اُس کے حُکموں پر قائم رہیں۔ اب ہم اپنے آپ سے آزاد ہیں۔ یہ آزادی کسی قسم کی پریشانی اور مسئلہ پیدا نہیں کرتی۔ ہم کیوں پریشان ہوں جب ہم مسیح پر اِیمان رکھتے ہیں۔

اُس کی فتح ہماری فتح ہے؟

ہماری محبت کا ثبوت یہ ہے کہ جو خُدا سے محبت رکھتا ہے وہ اُن سے بھی محبت رکھتا ہے جن کو اُس نے پیدا کیا ہے یعنی ہمارے پڑوسی۔ جب ہم سب سے زیادہ خُدا سے محبت کرتے ہیں تو پھر ہم نہیں بلکہ وہ ہماری زِندگیوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ جب ہم سب کچھ اُسے دے دیتے ہیں تو ہمیں کچھ نقصان نہیں ہوتا بلکہ اِس کے برخلاف اگر کوئی اپنی زِندگی رکھتا ہے وہ اُس کو کھو دیتا ہے۔ (مرقس 35:8 آیت)۔

اپنی زِندگی کو کھونے کا مطلب ہے کہ ہم خُدا کے لئے اور اپنے پڑوسی کے لئے زِندگی گزارتے ہیں۔ اگر ہم اپنے پڑوسی سے نفرت کرتے ہیں تو پھر ہم خُدا سے کیسے محبت کر سکتے ہیں؟

اپاسٹل ارون کِنڈلر

سوئیٹزرلینڈ